https://ataunnabi.blogspot.com/
والدین کی وفات کے بعد اولاد پر باقی رہنے والے
بارہ (۱۲) حقوق سے متعلق ایک معلوماتی فتویٰ
والدین کے بارہ (۱۲) حقوق
مصنفہ
اعلیحضرت امام اہلسنت
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ
فاضل بریلوی
باہتمام علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری
Click For More Books

786
92

الصلوٰة والسلام علیك یا رسول اللہ
وعلیٰ الك واصحابك یا حبیب اللہ

نام کتاب ——— والدین کے بارہ حقوق

منتخب از ——— احکامِ شریعت

تصنیف ——— امام اہلسنت امام احمد رضا خاں
فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

باہتمام ——— علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری

سن اشاعت ——— نومبر 1999ء

صفحات ——— 16

ہدیہ ——— 10/- روپے

ناشر

مکتبہ اعلیٰحضرت سرائے مغل جنازہ گاہ مزنگ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلے اسے پڑھیے

مذکورہ فتویٰ عوام الناس وخواص کے استفادے کے لئے اعلحضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کی تصنیف لطیف " احکام شریعت " سے اخذ کر کے کتابچے کی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔

جیسا کہ عنوان سے ہی ظاہر ہے کہ اس میں والدین کے بارہ حقوق کا بیان ہے یہ وہ بارہ حقوق ہیں جن کا پورا کرنا بعد وفات والدین اولاد کے لیے سعادت مندی وخوش بختی کی علامت ہے۔

علم دین سے دوری کے باعث آج مسلمان اپنے کامل ترین مذہب اسلام کی مکمل ترین تعلیمات سے ناواقف ہیں، جہالت کے اس گرداب سے اپنے مسلمان بھائیوں کو نکالنے کے لئے مکتبہ اعلحضرت نے مسلمانوں کے فائدے کو پیش نظر رکھتے ہوئے آسان فہم دینی کتب کی اشاعت کا سلسلہ شروع کیا ہے ہر صاحب مطالعہ مسلمان سے گزارش ہے کہ اس رسالہ نافعہ کو عوام الناس میں عام کر کے اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم) کی خوشنودی اور اعلحضرت رضی اللہ عنہ کی روح پر نور کیلئے خوشی ومسرت کا سامان پیدا کرنے کی کوشش کرے خصوصاً تیجہ وچالیسویں کی محافل میں اس کا تقسیم کرنا بے حد فائدہ مند رہے گا۔

اس فتویٰ میں جہاں الفاظ مشکل محسوس ہوئے، سلاست وروانی کو مد نظر رکھتے ہوئے قوسین (   ) میں ان کے آسان معنی درج کر دیے گئے ہیں تاکہ سمجھنے میں آسانی رہے نیز جہاں عربی عبارات پر اعراب یا ان کا ترجمہ موجود نہ تھا وہاں اعراب وترجمہ کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس فتویٰ مبارکہ کی شرح و تفصیل پر مشتمل ایک تحریر لاجواب بعنوان "والدین سے محبت کا تقاضا" منظر عام پر آنے والی ہے اس کا مطالعہ بے حد نفع بخش محسوس ہوگا۔

مدینہ : جو حضرات تقسیم کرنے کی غرض سے بڑی تعداد میں رسالہ لینا چاہیں انہیں خصوصی رعایت دی جائے گی۔ رابطے کے لئے مکتبہ اعلیٰحضرت کے پتہ پر خط لکھیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس مخلصانہ کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور جس مقصد کے تحت یہ رسالہ شائع کیا گیا اسمیں عافیت کے ساتھ کامیابی عطا فرمائے اور جو اسلامی بھائی اور بہن اس عملی کوشش میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں، ان کے علم و عمر و روحانی قوتوں و درجات و رزقِ حلال و کاروبار و صحت و عمل میں بے حد برکتیں عطا فرمائے۔

خادم مکتبہ اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ

محمد اجمل عطاری عفی عنہ

۲۶ رجب المرجب ۱۴۲۰ھ

ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس فتویٰ مبارکہ کی شرح و تفصیل پر مشتمل ایک تحریر لاجواب بعنوان "والدین سے محبت کا تقاضا" منظر عام پر آنے والی ہے اس کا مطالعہ بے حد نفع بخش محسوس ہوگا۔

مدینہ: جو حضرات تقسیم کرنے کی غرض سے بڑی تعداد میں رسالہ لینا چاہیں انہیں خصوصی رعایت دی جائے گی۔ رابطے کے لئے مکتبہ اعلیٰحضرت کے پتہ پر خط لکھیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس مخلصانہ کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور جس مقصد کے تحت یہ رسالہ شائع کیا گیا اسمیں عافیت کے ساتھ کامیابی عطا فرمائے اور جو اسلامی بھائی اور بہن اس عملی کوشش میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں، ان کے علم و عمر و روحانی قوتوں و درجات و رزقِ حلال و کاروبار و صحت و عمل میں بے حد برکتیں عطا فرمائے۔

خادم مکتبہ اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ

محمد اجمل عطاری عفی عنہ

۲۶ رجب المرجب ۱۴۲۰ھ

مسئلہ

مَا قَوْلُکُمْ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی (آپ کا کہنا کیا ہے، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے) اندریں مسئلہ (یعنی اس مسئلہ کے بارے میں) کہ بعد فوت ہو جانے والدین کے، اولاد کے اوپر کیا حق والدین کا رہتا ہے؟ بَیِّنُوْا بِالْکِتَابِ تُوْجَرُوْا بِالثَّوَابِ (یعنی کتاب اللہ کی مدد سے بیان کیجئے ثواب کے ساتھ آپ کو اجر دیا جائیگا)۔

الجواب

(1) سب سے پہلا حق بعد موت ان کے جنازے کی تجہیز غسل، کفن، نماز، دفن ہے اور ان کاموں میں ایسے سنن و مستحبات کی رعایت ہے (یعنی خیال رکھنا کہ) جس سے ان کے لئے ہر خوبی و برکت و رحمت و وسعت کی امید ہو۔

(2) ان کے لئے ہمیشہ دعاء و استغفار کرتے رہنا، اس سے کبھی غفلت نہ کرنا۔

(3) صدقہ و خیرات و اعمال صالحات کا ثواب انھیں پہنچاتے رہنا، حسب طاقت اس میں کمی نہ کرنا، اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے بھی نفل نماز پڑھنا، اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لئے بھی نفل روزے رکھنا، بلکہ جو نیک کام کرے سب کا ثواب انھیں اور مسلمانوں کو بخش دینا کہ ان سب کو ثواب پہنچ جائے گا اور ان کے ثواب میں کمی نہ ہوگی بلکہ بہت ترقیاں پائے گا۔

(4) ان پر کسی کا کوئی قرض ہو تو اس کے ادا کرنے میں حد درجہ کی جلدی و کوشش کرنا اور اپنے مال سے ان کا قرض ادا ہونے کو دونوں جہان کی سعادت سمجھنا۔ آپ (یعنی خود) قدرت نہ ہو تو اور (یعنی دیگر) عزیزوں قریبوں پھر باقی اہل خیر سے

حدیث نمبر 1

ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت اقدس حضور پر نور سید عالم ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ماں باپ کے انتقال کے بعد بھی کوئی طریقہ ان کے ساتھ نکوئی (یعنی نیکی) کا باقی ہے جسے میں بجالاؤں؟ فرمایا:

نَعَمْ، اَرْبَعَةٌ: اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عَهْدِ هِمَا مِنْ بَعْدِ هِمَا وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا رَحِمَ لَكَ اِلَّا مِنْ قِبَلِهِمَا فَهٰذَا الَّذِیْ بَقِیَ مِنْ بِرِّهِمَا بَعْدَ مَوْتِهِمَا۔

ہاں، چار باتیں: ان پر نماز اور ان کے لئے دعائے مغفرت اور ان کی وصیت نافذ کرنا اور ان کے دوستوں کی بزرگداشت اور جو رشتہ صرف انہی کی جانب سے ہو، نیک برتاؤ سے اس کا قائم رکھنا یہ وہ نیکی ہے کہ ان کی موت کے بعد ان کے ساتھ کرنی باقی ہے۔

رَوَاہ ابْنُ النَّجارِ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدِ السَّاعِدِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَعَ الْقِصَّهِ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِیَ فِیْ سُنَنِهٖ عَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبْقٰى لِلْوَلَدِ مِنْ بِرِّ الْوَالِدِ اِلَّا اَرْبَعٌ، اَلصَّلٰوۃُ عَلَيْهِ وَالدُّعَاءُ لَهٗ وَاِنْفَاذُ عَهْدِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ وَصِلَةُ رَحِمِهٖ وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهٖ۔

ترجمہ:- اسے اختصار کے ساتھ ابن نجار نے حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور امام بیہقی اپنی سنن میں آپ (رضی اللہ عنہ) سے ہی روایت فرماتے ہیں کہ آپ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "والد کے ساتھ نیک سلوک میں سے اولاد کے لئے نہیں باقی رہتیں مگر چار چیزیں، اس کی نماز جنازہ ادا کرنا اور اس کے لئے دعا کرنا، اس کے بعد اس کی وصیت نافذ کرنا اور (اس کے رشتہ داروں کے ساتھ) صلہ رحمی کرنا اور اس کے دوست کی تعظیم کرنا۔

حدیث نمبر 2 کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

اِسْتِغْفَارُ الْوَلَدِ لِاَبِیْهِ بَعْدَالْمَوْتِ مِنَ الْبِرِّ

ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک سے یہ بات ہے کہ اولاد ان کے بعد ان کے لئے دعائے مغفرت کرے۔

رَوَاہُ اِبْنُ النَّجَارِ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ مَالِکِ بْنِ زرارة رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ

ترجمہ:۔اسے ابن نجار نے ابواسید مالک بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا

حدیث نمبر 3 کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

اِذَا تَرَکَ الْعَبْدُ الدُّعَاءَ لِلْوَالِدَیْنِ فَاِنَّهُ یَنْقَطِعُ عَنْهُ الرِّزْقُ

آدمی جب ماں باپ کے لئے دعا چھوڑ دیتا ہے اس کا رزق قطع ہو جاتا ہے۔

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی التَّارِیْخِ وَالدَّیْلَمِیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ

ترجمہ:۔اسے طبرانی نے تاریخ میں اور دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث نمبر 4,5 کہ فرماتے ہیں ﷺ

اِذَا تَصَدَّقَ اَحَدُکُمْ بِصَدَقَةٍ تَطَوُّعًا فَلْیَجْعَلْهَا عَنْ اَبَوَیْهِ فَیَکُوْنَ لَهُمَا اَجْرُهَا وَلَا یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ شَیْئًا

جب تم میں کوئی شخص کچھ نفل خیرات کرے تو چاہیے کہ اسے اپنے ماں باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا اور اس کے ثواب سے کچھ نہ گھٹے گا۔

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَابْنُ عَسَاکِرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا۔ وَنَحْوُہُ الدَّیْلَمِیُّ فِیْ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ حیده الْقُشَیْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ

ترجمہ:۔اسے طبرانی نے اوسط میں اور ابن عساکر نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اور اسی طرح دیلمی نے مسند فردوس میں معاویہ بن حیدہ القشیری سے روایت کیا۔

حدیث نمبر 6 کہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم میں اپنے باپ کی زندگی میں اس کے ساتھ نیک سلوک کرتا تھا۔ اب وہ مر گئے۔ ان کے ساتھ نیک سلوک کی کیا راہ ہے؟ فرمایا:

اِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْمَوْتِ اَنْ تُصَلِّيَ لَهُمَا مَعَ صَلٰوتِكَ وَتَصُوْمَ لَهُمَا مَعَ صِيَامِكَ۔

بعد مرگ نیک سلوک یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے نماز پڑھے اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لئے روزے رکھے۔

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ

ترجمہ:۔ اسے دارقطنی نے روایت کیا

یعنی جب اپنے ثواب ملنے کے لئے کچھ نفل نماز پڑھے یا روزے رکھے تو کچھ نفل نماز روزے ان کی طرف سے انھیں ثواب پہنچنے کو بھی بجا لائے۔ یا نماز روزہ جو عمل نیک کرے ساتھ ہی انھیں ثواب پہنچنے کی بھی نیت کرے کہ انھیں بھی ملے گا اور تیرا بھی کم نہ ہوگا۔

كَمَا مَرَّوَ لَفْظُ مَعَ يَحْتَمِلُ الْوَجْهَيْنِ بَلْ هٰذَا اَلْصَقُ بِالْمَيِّتِ مُحِيْطٌ

پھر تاتارخانیہ پھر ردالمحتار میں ہے: اَلَا فَضَلُ لِمَنْ يَّتَصَدَّقَ نَفْلاً اَنْ يَّنْوِيَ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ لِاَنَّهَا تَصِلُ اِلَيْهِمْ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ۔

ترجمہ:۔ اس شخص کے لئے بہتر یہ ہے جو نفلی صدقہ دے کہ تمام مومنین مومنات کی نیت کرے تو اس سے ان سب کو ملے گا اور اس کے حصہ سے کچھ کم نہ ہوگا۔

حدیث نمبر 7 کہ فرماتے ہیں علیہ السلام

مَنْ حَجَّ عَنْ وَالِدَيْهِ اَوْقَضٰى عَنْهُمَا مَغْرَمًا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ الْاَبْرَارِ۔

جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے یا ان کا قرض ادا کرے روز قیامت نیکوں کے ساتھ اٹھے۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ فِي السُّنَنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ترجمہ:۔ اسے طبرانی نے اوسط میں اور الدار قطنی نے سنن میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت کیا۔

حدیث نمبر8

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اسی ہزار قرض تھے۔ وقت وفات اپنے صاجزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلا کر فرمایا:

بِعْ فِيْهَا اَمْوَالَ عُمَرَ فَاِنْ وَفَتْ وَاِلَّا فَسَلْ بَنِيْ عَدِيٍّ فَاِنْ وَفَتْ وَاِلَّا فَسَلْ قُرَيْشًا وَلَا تَعْدُهُمْ.

میرے دین (یعنی قرض) میں اول میرا مال بیچنا، اگر کافی ہو جائے فبہا ورنہ میری قوم بنی عدی سے مانگ کر پورا کرنا اگر یوں بھی پورا نہ ہو تو قریش سے مانگنا اور اس کے سوا اوروں سے سوال نہ کرنا

پھر صاجزادہ موصوف سے فرمایا "اِضْمَنْهَا" تم میرے قرض کی ضمانت کرلو۔ وہ ضامن ہو گئے اور امیر المومنین کے دفن سے پہلے اکابر انصار و مہاجرین کو گواہ کر لیا کہ وہ اسی ہزار مجھ پر ہیں ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ سارا قرض ادا فرمادیا۔

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عروة

ترجمہ: اسے ابن سعد نے طبقات میں عثمان بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

حدیث نمبر9

قبیلہ جہینہ سے ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ ﷺ میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی وہ ادا نہ کر سکیں اور ان کا انتقال ہو گیا۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ فرمایا۔

نَعَمْ حَجِّيْ عَنْهَا اَرَأَيْتِ لَوْكَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ قَاضِيَةً اِقْضُوْا اللّٰهَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ

ہاں اس کی طرف سے حج کر۔ بھلا دیکھ تو اگر تیری ماں پر کوئی دین ہوتا تو تو ادا کرتی یا نہیں یوں ہی خدا کا دین ادا کرو کہ وہ زیادہ ادا کا حق رکھتا ہے۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ترجمہ :- اسے بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث نمبر 10

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

اِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنْ وَالِدَیْهِ تُقُبِّلَ مِنْهُ وَ مِنْهُمَا وَ اسْتَبْشَرَ بِهٖ اَرْوَاحُهُمَا فِی السَّمَاءِ وَ کُتِبَ عِنْدَاللّٰہِ بَرًّا۔

انسان جب اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے تو وہ حج اس کی طرف سے اور ان سب کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے اور انکی روحیں آسمان میں اس سے شاد ہوتی ہیں اور یہ شخص اللہ عزوجل کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

رَوَاہُ الدَّارُ قُطْنِیُّ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ

ترجمہ : اسے دارقطنی نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

حدیث نمبر 11

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

مَنْ حَجَّ عَنْ اَبِیْهِ اَوْعَنْ اُمِّهٖ فَقَدْ قَضٰی عَنْهُ حِجَّتَهٗ وَ کَانَ لَهٗ فَضْلُ عَشْرِ بِحَجٍّ۔

جو اپنی ماں یا باپ کی طرف سے حج کرے ان کی طرف سے حج ادا ہو جائے اور اسے دس حج کا ثواب زیادہ ملے۔

رَوَاہُ الدَّارَ قُطْنِی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا

ترجمہ :- اسے دارقطنی نے جابر بن عبداللہ عنھما سے روایت کیا۔

حدیث نمبر 12

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :-

مَنْ حَجَّ عَنْ وَالِدَيْهِ بَعْدَ وَفَاتِهِمَا كَتَبَ اللّٰهُ عُتْقًا مِنَ النَّارِ وَكَانَ لِلْمَحْجُوْجِ عَنْهُمَا اَجْرُ حِجَّةٍ تَامَّةٍ مِنْ غَيْرِاَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمَا شَیْءٌ۔

جو اپنے والدین کے بعد انکی طرف سے حج کرے اللہ تعالی اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھے اور ان دونوں کے واسطے پورے حج کا ثواب ہو جس میں اصلا کمی نہ ہو۔

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیُّ فِی التَّرْغِیْبِ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الشعبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما

ترجمہ:۔اسے اصبھانی نے الترغیب میں اور بیہقی نے شعب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث نمبر13

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم:

مَنْ بَرَّ قَسَمَهُمَا وَقَضٰى دَیْنَهُمَا وَلَمْ یَسْتَسِبَّ لَهُمَا كُتِبَ بَارًّا وَاِنْ كَانَ عَاقًّا فِیْ حَیَاتِهِمَا وَمَنْ لَّمْ یَبَرِّ قَسَمَهُمَا وَیَقْضِ دَیْنَهُمَا وَاسْتَسَبَّ لَهُمَا كُتِبَ عَاقًّا وَاِنْ كَانَ بَارًّا فِیْ حَیَاتِهِمَا۔

جو شخص اپنے ماں باپ کے بعد ان کی قسم سچی کرے اور ان کا قرض اتارے اور کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر انہیں برا نہ کہلوائے وہ والدین کیساتھ نکوکار لکھا جائے اگرچہ ان کی زندگی میں نافرمان تھا اور جو ان کی قسم پوری نہ کرے اور ان کا قرض نہ اتارے اور ان کے والدین کو برا کہہ کر انہیں کہلوائے وہ عاق لکھا جائے اگرچہ ان کی حیات میں نکوکار تھا۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوسَطِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سمرة رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

ترجمہ:۔اسے طبرانی نے اوسط میں عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

حدیث نمبر 14

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :-

مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَیْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِیْ کُلِّ یَوْمِ جُمْعَةٍ مَرَّةً غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَ کُتِبَ بِرًّا۔

جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قبر پر ہر جمعہ کے دن زیارت کو حاضر ہو اللہ تعالےٰ اس کے گناہ بخش دے اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے۔

رَوَاهُ الْاِمَامُ التِّرْمِذِیُّ الْعَارِفُ بِاللّٰهِ الْحَکِیْمِ فِیْ نَوَادِرِالْاُصُوْلِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

ترجمہ :- اسے امام ترمذی العارف باللہ الحکیم نے نوادرالاصول میں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث نمبر 15

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :-

مَنْ زَارَ قَبْرَ وَالِدَیْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا یَوْمَ الْجُمْعَةِ فَقَرَءَ عِنْدَهٗ یٰسٓ غُفِرَ لَهٗ

جو شخص روز جمعہ اپنے والدین یا ایک کی زیارت قبر کرے اور اس کے پاس یٰسین پڑھے بخش دیا جائے۔

رَوَاهُ ابْنُ عَدِیٍّ عَنِ الصِّدِّیْقِ الْاَکْبَرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

ترجمہ : روایت کیا اس کو ابن عدی نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے

وَ فِیْ لَفْظٍ مَنْ زَارَ قَبْرَ وَالِدَیْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِیْ کُلِّ جُمْعَةٍ فَقَرَءَ عِنْدَهٗ یٰسٓ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ بِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ مِنْهَا۔

جو ہر جمعہ والدین یا ایک کی زیارت قبر کرے وہاں یٰسین پڑھے یٰسین شریف میں جتنے حرف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ تعالیٰ اس کے لیے مغفرتیں فرمائے۔

رَوَاهُ هُوَ وَ الْخَلِیْلِیُّ وَ اَبُوْ شَیْخٍ وَالدَّیْلِمِیُّ وَ ابْنُ النَّجَّارِ وَ الرَّافِعِیُّ وَ غَیْرُ هُمْ

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ الصِّدِّيْقَةِ عَنْ أَبِيْهَا الصِّدِّيْقِ الْأَكْبَرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ :۔اسے ابن عدی 'ابو شیخ 'دیلمی 'ابن نجار 'رافعی اور دوسروں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا سے اور انہوں نے اپنے والد محترم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

حدیث نمبر 16

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :۔

مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا	جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی
اِحْتِسَابًا كَانَ كَعَدْلِ حِجَّةٍ	زیارت قبر کرے حج مقبول کے برابر ثواب
مَبْرُوْرَةٍ وَمَنْ كَانَ زَوَّارًا لَّهُمَا	پائے۔اور جو بکثرت ان کی زیارت قبر کیا کرتا
زَارَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ قَبْرَهٗ	ہو' فرشتے اس کی قبر کی زیارت کو آئیں۔

رَوَاهُ الْاِمَامُ التِّرْمِذِيُّ الْحَكِيْمُ وَ ابْنُ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ تعالی عنھما۔

ترجمہ :۔اسے امام ترمذی حکیم اور ابن عدی نے ابن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت کیا۔

امام ابن الجوزی محدث کتاب عیون الحکایات میں بسند خود محمد ابن العباس وراق سے روایت فرماتے ہیں۔ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ سفر کو گیا۔راہ میں باپ کا انتقال ہو گیا۔وہ جنگل درختان مقل یعنی گوگل کے پیڑوں کا تھا۔ان کے نیچے دفن کر کے بیٹا جہاں جانا تھا چلا گیا جب پلٹ کر آیا اس منزل میں رات کو پہنچا۔باپ کی قبر پر نہ گیا' ناگاہ سنا کہ کوئی کہنے والا یہ اشعار کہہ رہا ہے۔

رَاَئْتُكَ تَطْوِي الدَّوْمَ لَيْلاً وَلَا تَرٰى عَلَيْكَ لِاَهْلِ الدَّوْمِ اَنْ تَتَكَلَّمَا

وَ بِالدَّوْمِ ثَاوٍ لَوْ ثَوَيْتَ مَكَانَهٗ وَ مَرَّبِهَا هَلِ الدَّوْمِ عَاذَ فَسَلَّمَا

ترجمہ :۔میں نے تجھے دیکھا کہ تو رات میں اس جنگل کو طے کرتا ہے اور وہ جو ان پیڑوں میں ہے اس سے کلام کرنا اپنے اوپر لازم نہیں جانتا۔حالانکہ ان درختوں میں وہ مقیم ہے کہ اگر تو اس کی جگہ ہوتا اور وہ یہاں گزرتا تو وہ راہ سے پھر کر آتا اور تیری قبر پر سلام کرتا۔

حدیث نمبر 17

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :-

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّصِلَ اَبَاهُ فِیْ قَبْرِهٖ فَلْيَصِلْ اِخْوَانَ اَبِيْهِ مِنْۢ بَعْدِهٖ

جو چاہے کہ باپ کی قبر میں اس کے ساتھ حسن سلوک کرے وہ باپ کے بعد اس کے عزیزوں دوستوں سے نیک برتاؤ رکھے۔

رَوَاهُ اَبُوْيَعلى وَ ابْنُ حِبَّانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

ترجمہ :-اسے ابو یعلیٰ اور ابن حبان نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث نمبر 18

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :-

مِنَ الْبِرِّ اَنْ تَصِلَ صَدِيْقَ اَبِيْكَ.

باپ کے ساتھ نیکو کاری سے ہے۔ یہ کہ تو اس کے دوست سے اچھا برتاؤ رکھے۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ.

ترجمہ :-اسے طبرانی نے اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث نمبر 19

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :-

اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّیَ الْاَبُ.

بیشک باپ کے ساتھ نکوکاریوں سے بڑھ کر یہ نکوکاری ہے کہ آدمی باپ کے پیٹھ دینے کے بعد اس کے دوستوں سے اچھی روش پر رہتا ہے۔

رَوَاهُ الْاَئِمَّةُ اَحْمَدُ وَالْبُخَارِیُّ فِی الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ وَ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِيْحِهٖ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

ترجمہ :-اسے امام احمد اور بخاری نے ادب مفرد میں، مسلم نے اپنی صحیح میں اور امام ابو داؤد وترمذی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث نمبر20 کہ فرماتے ہیں ﷺ :

اِحْفَظْ وُدَّ اَبِیْكَ لَا تَقْطَعْهُ فَیُطْفِیءُ اللّٰهُ نُوْرَكَ

اپنے باپ کی دوستی نگاہ رکھ اسے قطع نہ کر کہ اللہ تیرا نور بجھا دے گا

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ وَالطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الشعب عَنْ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا

ترجمہ:-اسے امام بخاری نے ادب مفرد میں اور طبرانی نے اوسط میں اور بیہقی نے شعب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔)

حدیث نمبر21 :

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَتُعْرَضُ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ وَعَلَی الْاٰبَآءِ وَالْاُمَّهَاتِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَیَفْرَحُوْنَ بِحَسَنَاتِهِمْ وَتَزْدَادُ وُجُوْهُهُمْ بَیَاضاً وَّاِشْرَاقًا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُؤْذُوْا اَمْوَاتَكُمْ۔

ہر دو شنبہ و پنجشنبہ کو اللہ عزوجل کے حضور اعمال پیش ہوتے ہیں اور انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور ماں باپ کے سامنے ہر جمعہ کو۔ وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی صفائی و تابش بڑھ جاتی ہے تو اللہ سے ڈرو اور اپنے مردوں کو اپنے گناہوں سے رنج نہ پہنچاؤ۔

رَوَاهُ الْاِمَامُ الْحَكِیْمُ عَنْ وَالِدِ عَبْدِالْعَزِیْزِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

ترجمہ :-اسے امام حکیم نے عبدالعزیز کے والد سے روایت کیا۔

بالجملہ والدین کا حق وہ نہیں کہ انسان اس سے کبھی عہدہ برآ ہو وہ اس کے حیات و وجود کے سبب ہیں۔ تو جو کچھ نعمتیں دینی و دنیوی پائے گا سب انہیں کے طفیل میں ہوئیں کہ ہر نعمت و کمال وجود پر موقوف ہے اور وجود کے سبب وہ ہوئے تو صرف ماں یا باپ ہونا ہی ایسے عظیم حق کا موجب ہے جس سے بری الذمہ کبھی نہیں ہو سکتا نہ کہ اس کے ساتھ اس کی

پرورش میں ان کی کوششیں اس کے آرام کے لئے ان کی تکلیفیں خصوصاً پیٹ میں رکھنے، پیدا ہونے، دودھ پلانے میں ماں کی اذیتیں، ان کا شکر کہاں تک ادا ہو سکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ وہ اس کے لئے اللہ جل وعلیٰ ور سول ﷺ کے سائے اور ان کی ربوبیت ورحمت کے مظہر ہیں۔ لہٰذا قرآن عظیم میں جل جلالہ نے اپنے حق کے ساتھ ان کا ذکر فرمایا کہ:

اَنِ اشْکُرْلِیْ وَلِوَالِدَیْکَ — حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔ (پ ۲۱۔ لقمٰن۔ ۱۴)

حدیث میں ہے، ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک راہ میں ایسے گرم پتھروں پر کہ اگر گوشت کا ٹکڑا ان پر ڈالا جاتا کباب ہو جاتا، چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں۔ کیا اب میں اس کے حق سے ادا ہو گیا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَعَلَّہٗ اَنْ یَّکُوْنَ بِطَلْقَۃٍ وَّاحِدَۃٍ۔ — (تیرے پیدا ہونے میں جس قدر دردوں کے جھٹکے اس نے اٹھائے ہیں) شائد یہ ان میں سے کسی ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ عَنْ بریدۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ

(اسے طبرانی نے اوسط میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا)

اللہ عزوجل عقوق سے بچائے اور ادائے حقوق کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

اٰمین بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اٰمین وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

ترجمہ:- قبول فرمالے، قبول فرمالے، اپنے رحمت کے وسیلے سے اے رحم فرمانے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے اور رحمت نازل فرمائے اللہ تعالیٰ ہمارے سردار و مددگار یعنی محمد (ﷺ) اور آپ کی تمام آل و اصحاب (رضی اللہ عنھم) پر۔ قبول فرمالے اور خوبیاں تمام جہانوں کے پالنے والے اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں

کتبہ عبدہ المذنب

احمد رضا عفی عنہ بکمد المصطفیٰ ﷺ۔

چند کتب کا تعارف

(1) "احساسِ نعمت" :۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے بارے میں ناشکری میں مبتلاء ہو جانا، دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی کا بہت بڑا سبب ہے۔ بدقسمتی سے علمِ دین سے دور ہمارے مسلمانوں کی اکثریت اسی لعنت میں گرفتار ہے۔ اسے گناہ سمجھتے ہوئے خود سے دور کرنے کے لئے ذہنی طور پر تیار ہوتا ہوا کوئی بھی نظر نہیں آتا۔ الا ماشاء اللہ!

اس مختصر لیکن پر اثر رسالے میں اسی لعنت کو دور کرنے کے لئے بہت منفرد انداز میں چند معروضات پیش کی گئی ہیں۔ ان شاء اللہ رسالہ شکوہ شکایت کے بارے میں "قفلِ مدینہ" (یعنی رضائے الٰہی عزوجل پر راضی ہو کر زبان پر تالا) لگوا دینے میں بہت موثر کردار ادا کرے گا۔

(2) "باطنی گناہ اور ان کا علاج" :۔ جس طرح دیمک لکڑی کو اندر سے کھوکھلا اور بے قیمت بنا دیتی ہے۔ اس طرح باطنی گناہ بھی انسان کے نامۂ اعمال میں موجود قیمتی اور محنت و مشقت سے کی گئی نیکیوں کو چاٹ کر تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت نے ان گناہوں کی معرفت و علاج کو فرض عین قرار دیا ہے۔

اس کتاب میں باطنی گناہوں کی تباہ کاریاں، ان کی تعریفات، علامات، اسباب اور ان سے محفوظ رہنے کے طریقے درج کئے گئے ہیں۔ آخرت کی ذلت و رسوائی سے بچنے کے خواہش مند مسلمان بھائیوں اور بہنوں کے لئے اسے زیرِ مطالعہ رکھنا بیحد ضروری ہے۔

(3) "بربادیٔ آخرت کے اسباب" :۔ آج مسلمانوں کی اکثریت اللہ و رسول (عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی میں تلاشِ سکون میں مصروفِ عمل ہے۔ گناہوں کی لذت، صحبتِ بد، اور علمِ دین سے دوری نے گناہوں کو ہماری عادت بنا دیا ہے۔ اس کتاب میں بے شمار ایسے گناہوں کی تعریفات، اسباب و علاج درج کیے گئے ہیں۔ کہ جن کا تعلق ہمارے ظاہر سے ہے۔

ظاہری گناہوں کی مکمل معرفت کے لئے اس کا مطالعہ بے حد ضروری ہے۔

(6) "اربعین رضوی" :۔ مختصر وضاحت کے ساتھ چالیس ایمان افروز احادیث اور ان سے حاصل ہونے والے ہدایت و عبرت کے بے شمار مدنی پھولوں پر مشتمل ایک مفید تالیف ہے۔

یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ دور میں یہ کتاب 40 حدیثوں کی شرح میں ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔ اس کا اندازہ وہ لوگ بخوبی لگا سکتے ہیں جنہوں نے اس کا مطالعہ کیا ہے۔